132214-خاوندکی رائے ہے کہ بچوں کو سکول داخل نہ کروایا جائے کیونکہ سکولوں کے حالات خراب ہیں

سوال

میرا ہمیشہ خاوند کے ساتھ اختلاف رہتا ہے، اوراس کا سبب یہ ہے کہ : خاوند بچوں کو سکول داخل نہیں کروانا چاہتا اس کا کہنا ہے کہ :

سکول بچوں کو خراب کر دیتے ہیں، برائے مہربانی آپ بتائیں کہ دینی اعتبار سے آپ کی رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

بندے پر اللہ کی جانب سے اولاد ایک
بہت بڑی نعمت ہے، اور بندے کی گردن میں یہ امانت ہے جس کے بارہ میں اس سے روز قیامت
سوال کیا جائیگا، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں وارد ہے :

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
سنا :

" تم سب ذمہ دار ہو، اور تم سب سے
تمہاری ذمہ داری اور رعایا کے بارہ میں پوچھا جائیگا تم اس کے جوابدہ ہو، حکمران اپنی
رعایا کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائیگا وہ اس کا
جوابدہ ہے، اور مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی ذمہ داری کے بارہ میں
پوچھا جائیگا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعایا اور ذمہ
داری کے بارہ میں پوچھا جائیگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (853) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1829).

والد پر واجب ہے کہ وہ اپنی اولاد کو
ہر برائی اور غلط چیز بچا کر رکھے چاہے وہ مادی ہو یا معنوی، اور اس سب سے اولی یہ
ہے کہ بچوں کے دین اور دین پر التزام کو محفوظ کیا جائے.

دوم:

مسلمان کے لیے اصل تو یہی ہے کہ وہ
نیکیوں اور برائیوں میں موازنہ کرے، اور سلبیات اور ایجابیات دونوں میں مقارنہ کرے،
اور پھر جو جانب راجح وہ اس پر عمل کرے.

بلاشک وشبہ سکولوں کی سلبیات بھی
ہیں اور ایجابیات بھی، اس لیے سکول کا بچے پر سلبی اثر بھی ہوتا ہے اور ایجابی یعنی
بچوں کی تربیت اور پرورش پر منفی اثر بھی ہوتا ہے اور مثبت اثر بھی.

اکثر والدین سکولوں کے سلبی اور منفی
اثر کی شکایات ہی کرتے ہیں، اور واقعتا ایسا ہی ہے جو اکثر دیندار گھرانوں کے لیے
مشکل ہے اور وہ اس سے دوچار ہیں، لیکن ان سلبیات اور منفی اثرات پر مسلمان کئی ایک
امور کے ذریعہ قابو پا سکتا ہے:

ا ان کی حفاظت کے لیے اللہ سبحانہ
وتعالی سے دعا کے ذریعہ مدد مانگی جائے، اور اللہ کے سامنے عاجزی کی جائے اور پھر
اولاد کی حفاظت کے لیے دعا تو ایک عظیم ہتھیار اور اسلحہ کی حیثیت رکھتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے نیک وصالحین
کی دعا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

.{اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں اے
ہمارے رب تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور
ہمیں متقیوں کا امام وپیشوا بنا}.الفرقان (74).

اس توضیح کے ساتھ کہ والدین کی اصلاح
ونیک ہونے کا اولاد کی اصلاح اور نیک ہونے پر بڑا اثر ہوتا ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا
فرمان ہے:

.{اور رہی دیوار تو یہ دو یتیم بچوں
کی تھی جو شہر میں رہتے تھے، اور اس دیوار کے نیچے ان کا خزانہ تھا، اور ان کا والد

نیک وصالح تھا، چنانچہ تیرے پروردگار نے چاہا کہ جب وہ بالغ ہوں تو تیرے پروردگار
کی رحمت سے اپنا خزانہ نکال لیں }.الکھف (82).

ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اللہ تعالی بندے کے نیک ہونے کی وجہ
سے اس کی موت کے بعد اس کی اولاد کی حفاظت فرماتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی
کے اس فرمان میں کہا گیا ہے :

.{اوران دونوں کا والد نیک وصالح
تھا}.

ان دونوں کی حفاظت والد کے نیک و
صالح ہونے کی وجہ سے ہوئی تھی " انتہی

دیکھیں : جامع العلوم والحکم (186
).

ب والدین کا بچے کی تربیت اور پروش
میں دخل ہو اور صرف انہوں نے سکول پر ہی بچے کو نہ چھوڑ دیا ہو، اس لیے والد کو
چاہیے کہ وہ اسے اپنے ساتھ مسجد میں لے کر جائے اور انہیں حفظ قرآن کی کلاسز میں
داخل کرائے، اور علمی دروس میں بٹھائے، اوران کے دلوں میں دین کی محبت جاگزیں کرے،
اوراسی طرح ماں اپنی بیٹیوں کے ساتھ بھی یہی طریقہ اختیار کرے، کیونکہ ماں اور باپ
دونوں کے واجبات میں شامل ہوتا ہے.

ج والداپنی اولاد کی نگرانی کرے،
اور سکول میں بھی مسلسل نگرانی رکھے، اوراس کے اساتذہ کے ساتھ مل کر نگرانی کرے،
اوراسی طرح طلبہ کے ساتھ بھی، اوراس کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی نرمی کے ساتھ راہنمائی
کرے اورانہیں نصیحت بھی کرتا رہے، اور ترغیب وترھیب کا اسلوب استعمال کرے.

د سرکاری سکولوں کی بجائے ان سکولوں
اور مدرسوں میں بچے کو داخل کرے جو اسلامی مدارس اور سکول ہوں اور دینی امور کو
اہمیت دیتے ہوں، اوراس میں بھی اسے اچھے سے اچھا سکول اور مدرسہ اختیار کرنا
چاہیے، الحمدللہ یہ بہت زیادہ ہیں.

اور اگر والد بچے کی فیس ادا نہیں کر
سکتا تو پھر وہ کوئی ایسا مدرسہ اور سکول تلاش کرے جو بہتر ہو اس کے لیے وہ لوگوں
سے مشورہ بھی کرے اور دریافت بھی کرے کہ کونسا اچھا سکول اور مدرسہ ہے.

ھ والدین کوشش کریں اور حرص رکھیں
کہ بچہ سکول اور مدرسہ میں کسی اچھے نیک و صالح طالب علم کو اپنا دوست بنائے، اور
اسی طرح محلے میں بھی کوئی اچھا دوست ہو.

وہ اس طرح کہ مسجد کے ساتھیوں میں سے
یا پھر حفظ قرآن کریم کی کلاس میں سے یا پھر قابل اعتماد رشتہ دار میں سے ہو.

و والدین کوشش کریں کہ ان کے اور
اولاد کے مابین کوئی خلا نہ ہو، وہ اس طرح کہ مثال کے طور پر اگر کوئی مشکل اور پرابلم
ہو تو اولاد جلدی سے والدین کے سامنے رکھے، یہ بات تجربہ سے ثابت ہے کہ ایسا ہو تو
والدین اور اولاد کے مابین کوئی خلا نہیں ہوتا.

شاہد یہ ہے کہ: سب سے عظیم اور بڑی
مسؤلیت اور ذمہ داری اولاد کی ذمہ داری ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کا قول ہے:

"جس شخص نے اپنی اولاد کو فائدہ اور
نفع مند تعلیم دلانے میں کوتاہی سے کام لیا اور اسے ویسے ہی بیکار چھوڑ دیا تو اس
نے اولاد کے ساتھ بہت ہی برا سلوک کیا.

اکثر بچوں میں فساد اور خرابی ان کے
باپوں کی کوتاہی کی وجہ سے آتی ہے کہ وہ ان کا خیال نہیں کرتے، اور انہیں تعلیم
نہیں دلاتے، اور دین کے فرائض اور سنن نہیں سکھاتے، اس طرح انہوں نے اپنی اولاد کو
ضائع کر دیا" انتہی

دیکھیں: تحفۃ المودود (229).

پھر اس کے بعد ہم یہ واضح کرنا چاہتے
ہیں کہ اگر انسان اپنے بچوں کو سکول سے ہٹانے پر مجبور ہو جائے تو اصل میں اسے بچوں

کو سکول سے نکالنے سے قبل کوئی مناسب حل نکالنا چاہیے کہ اس سکول کے بدلے کوئی اور سکول تلاش کرلیا جائے تاکہ اولاد ضائع نہ ہوجائے.

خاص کر ہم نے دیکھا ہے کہ جو شخص ورع اختیار کرتے ہوئے سکول کو چھوڑ دیتا ہے اس کی اولاد ضائع ہو کر ٹیلی ویژن دیکھنے یا پھر گلیوں میں گھومنے لگتی ہے، اور وہ جہالت کی ندیوں میں غوطے کھاتے ہوئے جہالت میں ہی غرق ہوجاتے ہیں.

اور اس کے ساتھ ساتھ ان کا مشغلہ لہو لعب بکثرت ہوجاتا ہے، اور وہ کچھ نہیں کرتے، بلکہ بچوں کو نقصان پہنچنے کی بنا پر والد گنہگار ٹھرتا ہے.

اس لیے ہماری والد کو نصیحت ہے کہ وہ اپنی اولاد کو سرکاری سکول میں داخل کرانے سے مت روکے، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اس کے منفی اثرات کو ختم کرنے کی کوشش کرے اور حسب استطاعت اس کی سلبیات کا علاج کرنے کی کوشش کرے.

ہم بہن کو بھی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اللہ سے مدد طلب کرتی ہوئی اللہ رب العزت سے دعا کرے اور اس کے ساتھ ساتھ خاوند کے ساتھ بات چیت بھی کرے، اور اس سے مناقشہ اور بحث بڑے نرم رویہ کے ساتھ دلیل دے کر کرے تاکہ وہ مطمئن ہوجائے.

اور اسے اپنے خاندان والوں میں سے عقل و دانش اور خیر و صلاح والے شخص سے معاونت حاصل کرنی چاہیے تاکہ وہ اس سے بات چیت کرے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہماری حفاظت فرمائے، کیونکہ اسی سے امیدیں وابستہ ہیں، اور ہماری اولاد کی بھی ہر برائی سے حفاظت فرمائے.

واللہ اعلم.